سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: حافظ محمد سلمان الحق انوار

فضیلت انفاق فی سبیل اللہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم قال اللہ تعالیٰ فاتقوا اللہ ما استطعتم و اسمعوا و اطیعوا و انفقوا خیراً لانفسکم و من یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون۔ و قال رسول اللہ صلعم ما نقصت الصدقۃ من مال و ما زاد اللہ عبداً بعفو الا عزا و ما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ (مسلم)

ترجمہ: پس اللہ سے ڈرتے رہو جتنا ہو سکے اور اس کی باتوں کو سنو اور مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے ساتھ بھلائی کرو اور جو خود غرضی سے بچا وہی کامیاب ہے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں برکت و زیادتی ہوتی ہے، اور کسی کے جرم کو معاف کر دینے سے اللہ عزت کو بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ کے لئے تواضع و انکساری کرتا ہے، اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے تقاضے:

محترم بزرگو! سورۃ تغابن کی ایک آیت کریمہ اور حضورؐ کا ایک فرمان میں نے تلاوت کر دیا ہے مقصد ان دونوں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل اور درجات کا ذکر کرنا ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہونے کے ناطے جہاں بے شمار مواقع پر رزق حلال کمانے پر زور دینے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دوسرے پر اعتماد اور بلاضرورت سائل بننے کی مذمت کرتا ہے۔ وہاں انفاق کے بھی کئی مدات اور مواقع متعین کر دیئے۔ جہاں جہاں کمائی کا ذکر اکثر مقامات میں قرآن مجید کرتا ہے وہ بھی صرف کسب کے لئے نہیں بلکہ انفاق کے لئے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ اس انفاق سے کسی مادی نفع، نام و نمود و نمائش کے حصول کا تصور تو دور کی بات ہے حتی کہ جس پر انفاق کیا جائے اس پر اپنی طرف سے احسان کرنے کا خیال اور اس پر جتلانے کی بھی اجازت نہیں۔

اسلام کا نظام معیشت:

اسلام کے نظام معیشت کا مقابلہ دنیا کا کوئی خود ساختہ نظام نہیں کر سکتا یہ ایسا دین فطرت ہے کہ اس نے اپنے معاشی نظام میں بھی فطرت انسانی کا لحاظ رکھا جس کے لئے اسلام نے اپنا معاشی نظام ایسے اعتدال اور فطرتِ انسانی کے

موافق رکھا کہ اس میں مخلوق کے تمام طبقات کا معاشی تحفظ اور حقوق کا خیال بھی رکھا اور دنیا کے دو بے بنیاد اور غیر فطری سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظاموں کے نقائص سے بھی اس پاکیزہ نظام کو محفوظ رکھا۔

جائز و شرعی طریقوں سے دولت کمانے کی ترغیب کے ساتھ مال کو کسی ایک ہاتھ میں منجمد کرنے کی سختی سے بھی منع فرمایا قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ جگہ جگہ ایسے اموال جمع کرنے والوں کی شدید مذمت اور سزا بیان کی گئی ہے جو اللہ کی طرف سے بتائے ہوئے دولت خرچ کرنے والے مصارف میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ ارشاد ربانی ہے۔ الذی جمع مالا وعدده یحسب ان ماله اخلده کلا لینبذن فی الحطمة ''جو لوگ مال جمع کرتے ہیں اور شمار شمار کر اس کو محفوظ رکھتے ہیں ان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔''

صاحب ثروت لوگوں کے اموال میں فقراء و مساکین کو اسلام نے قانون زکوٰۃ و عشر و صدقات و دیگر طریقوں سے حصہ دار بنا کر امراء کو فقراء کی حاجت روائی کے لئے جواب دہ قرار دیا۔ اور مستحقین پر خرچ نہ کرنے کو دردناک عذاب کی وعید سنائی۔ ارشاد ہے: الذین یکنزون الذھب و الفضة و لا ینفقو نھا فی سبیل اللہ فبشر ھم بعذاب الیم۔ ''جو لوگ مال کا خزانہ جمع کرتے ہیں اور اللہ کے راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو سخت عذاب کی خبر سنا دو۔''

اسلام کے نظام معیشت کی بعض جھلکیاں:

مال و زر کے فوائد کو عام کرنے کے لئے اسلام نے ہر مسلمان پر مختلف قسم کے نفقات دوسرے کے لئے لازم کر دیئے۔ مثلاً خاوند پر بیوی کا نفقہ، والدین پر نابالغ اولاد کا، اولاد پر والدین کا ہر صاحب حیثیت پر اپنے ذوی الارحام کا حتیٰ کہ باندی و غلام کے نفقات پر بھی دین نے بے حد زور دیا۔ حضرت ابی سعید خدری حضورؐ سے روایات کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زاد راہ نہیں حضورؐ نے ایسی کئی ضرورت کی چیزوں کا ذکر فرمایا جس کے پاس زائد از ضرورت و استعمال ہوں دوسرے محتاج کو دے دیں حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہمارے پاس ضرورت سے زیادہ جو چیز موجود ہو اس میں ہمارا کوئی حق ہی نہیں ایک دوسرے مقام میں سرور کونین کا ارشاد ہے۔

عن جابر ابن سمره قال قال رسول اللہ ﷺ اذا اعطی اللہ احدکم خیراً فلیبدأ بنفسه و اھل بیته (رواہ مسلم)

جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مال و دولت عطا کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ پہلے اپنی ذات پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے (پھر اس کے بعد حسب مراتب اور متعلقین و اعزہ و فقراء و مساکین پر کما حقہ خرچ کر دے)

یہی وجہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بغیر نیکی حاصل ہی نہیں ہوتی خود خالقِ کائنات کا ارشاد ہے:

لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی تم نیکی کو اس وقت تک مکمل طور سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنے محبوب ترین اور پسندیدہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کردو۔

دوہرا معیار:

آج ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے اول تو تصدق اور انفاق فی سبیل اللہ کا شوق وجذبہ سرے سے موجود نہیں اگر بعض مسلمانوں کے قلوب میں یہ داعیہ پیدا بھی ہو جائے تو تصدق اور خیرات میں بھی دوہرا معیار ہے امراء و روساء کے لئے الگ مخصوص اشیاء اور فقراء و مساکین جو صدقات کے اصل مستحق ہیں کے لئے ردّی، کم قیمت اور مستعمل شدہ چیزیں تبرع میں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ حالانکہ محسن حقیقی جل جلالہ کی عجیب شان کہ سب کچھ کا مالک ہو کر بھی اپنے دیئے ہوئے مال کو بھی اپنی راہ میں خرچ کرنے کو اپنے اوپر قرض سے تعبیر فرماتے ہیں اور اپنے نام پر صدقہ کو اپنے ہاں بنک اور لاکرز میں صدقہ کرنے والے کے لئے محفوظ کر کے اسے عجیب و غریب انعامات دینے کا وعدہ فرما رہے ہیں۔ ارشاد ہے:

ان تقرضوا الله قرضاً حسناً یضاعفه لکم و یغفرلکم و الله شکور حلیم عالم الغیب و الشهادة العزیز الحکیم (سورۃ تغابن)

''اگر تم اللہ کو اچھا قرضہ دوگے تو وہ تمہارے لئے اس کو بڑھاتا جائے گا اور اس کی برکت سے تمہارے دوسرے گناہ بھی معاف فرمائے گا کیونکہ اللہ تو بڑا قدر دان اور بردبار ظاہر و باطن سب کا جاننے والا۔ چشم پوشی فرمانے والا ہے۔''

ترغیب انفاق کی عجیب تمثیل:

اللہ کا اپنے مخلوق پر بے حد مشفق و مہربان ہونے کی ایک جھلک ہمارے روزمرہ کے معمولات اور معاشرتی زندگی میں بھی پائی جاتی ہے۔ والدین کبھی کبھی اپنے نابالغ بچے کے ہاتھ میں کھانے کی ایسی چیز دیکھ کر جو بچے کے لئے مضر ہو واپس کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں بچہ ناسمجھی کی وجہ سے انکار کرتا ہے۔ والدین روپے دو روپے کی پیشکش کر کے اپنی ہی چیز کو بچے سے خریدتے ہیں۔ اپنی ہی ملکیت کو خریدنے کے اس عمل کو ہم شفقت پدری و مادری پر محمول کرتے ہیں جبکہ مربی حقیقی واز لی کی شفقت ورافت۔

ارشادات خداوندی:

اپنی مخلوق کے ساتھ مادر و پدر کی محبت و رحمت سے کئی ہزار گنا زیادہ ہے اس کا اپنی ہی دی ہوئی چیز کو قرض کے طور پر لینا اور اس کے بدلے بیش قیمت و بے شمار اجور دینا عقل و نقل کے عین مطابق ہے۔

خالق و مالک حقیقی نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے اخروی نعمتوں کے تعین و بیان کے ساتھ قرآن میں انفاق نہ کرنے والوں اور بخیل لوگوں کی بھی شدت سے مذمت کرتے ہوئے ان کے لئے سزا و عذاب کا کر واضح کر دیا ہے۔ ارشاد ہے: والذین یکنزون الذهب و الفضة ولاینفقونها فی سبیل

اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھم جنوبھم و ظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (التوبہ)

و لا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامہ۔

"جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو سخت ترین عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ اس دن اس مال پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی' (جب یہ مال آگ میں خوب گرم و سرخ ہوگا) تو اس سے ان کی پیشانیوں' پہلوؤں پیٹھ کے حصوں کو داغا جائے گا یہ وہی مال ہوگا جسے تم اپنے واسطے جمع کیا کرتے تھے بس اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھ لو۔

وہ لوگ ہرگز خیال نہ کریں جو ایسی چیزوں میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہیں کہ اللہ نے ان کو جو کچھ دیا ہے' کہ یہ ان کے حق میں اچھی بات ہے بلکہ یہ ان کے لئے بہت ہی بری بات ہے قیامت کے دن وہی چیزیں ان کی گردن کا طوق بنا دی جائیں گی' جن میں انہوں نے بخل سے کام لیا۔"

اس سے بڑھ کر کنجوسی اور خساست اور کیا ہے کہ جو اللہ کی طرف سے فرض کردہ زکوٰۃ بھی ادا نہیں کرتے وہ لوگ اور صدقات کیا کریں گے ایسے لوگوں کے بارہ میں حضور اکرم صلعم کے ارشادات میں منقول ہے کہ ان لوگوں کے اموال سے سانپ بنا کر قیامت کے دن ان کی گردنوں میں پہنائے جائیں گے۔

سیم و زر کو اپنی حرص و ہوس کی تکمیل کے لئے جمع کر کے قارون کے خزانوں کی طرح اپنے رعب و دبدبہ کا ذریعہ بنانے والوں کی ذلت نہ صرف اخروی ہے بلکہ دنیا میں ایسے لوگ عوام الناس اور ہر طبقے میں ذلیل و کمینہ سمجھے جاتے ہیں اور ان کا بخل اور اللہ کے راہ میں خرچ نہ کرنے کے عجیب و غریب قصے و واقعات زبان عام و خاص پر رہتے ہیں۔ دنیا میں بھی بے خیر و بے فیض کے نام سے شہرت پاتا اور آخرت کی رسوائی کا تو قرآن و حدیث نے تفصیلی انداز سے بیان کر دیا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی برکات:

اب ان لوگوں کے مقابلہ میں وہ لوگ جو انفاق فی سبیل اللہ پر عمل پیرا ہیں ان کی اخروی مراتب و اجور کا تو آپ اکثر خطبات جمعہ میں سنتے رہتے ہیں' تصدق و انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب و تحریص اور درجات پر کافی قرآنی آیات و اقوال النبی صلعم صراحتہ دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے: مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ' انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مأۃ حبۃ و اللہ یضاعف لمن یشاء و اللہ واسع علیم۔

"ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانہ (تخم) جس سے

سات خوشے پیدا ہوں ہر خوشے میں سو دانے ہوں اور اس سے بھی زیادہ اللہ جس کو جتنا چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑی وسعت و علم والا ہے۔''

آپ کو اندازہ ہوا گا کہ اللہ کی رضا کے لئے اس کے راستے میں خرچ کرنا کتنا محبوب عمل ہے کہ ایک روپے خرچ کرنے کے عمل کو وہ ہزاروں روپے خرچ کرنے کے برابر اجر سے نوازتا ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں: الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لایتبعون ماانفقوا منا و لا اذی لھم اجرھم عندربھم و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون۔

''جولوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ نہ اس پر زبان سے کوئی احسان جتلاتے ہیں اور نہ اپنے سلوک سے کوئی تکلیف پہونچاتے ہیں تو ایسے ہی لوگوں کو اپنے انفاق کا بدلہ اپنے پروردگار کے پاس سے ملے گا۔''

صدقہ کی فضیلت کے بارے میں محبوب خدا صلعم کا ارشاد ہے:

ما من یوم تصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقاً خلفاً و یقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا (بخاری' مسلم)

''روزانہ ہر صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک یہ دعا دیتا ہے کہ الہیٰ تو سخی اور خرچ کرنے والے کو مال میں زیادتی اور برکت دے اور دوسرا کہتا ہے کہ نہ دینے والے بخیل اور کنجوس کے مال میں کمی کردے اور اس کو برباد کردے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے: یارسول اللہ ﷺ افتنا عن الصدقۃ فقال انھا حجاب من النار لمن احتسبھا یبتغی بھا وجہ اللہ عزوجل (طبرانی)

''اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ صدقہ کے بارہ میں ارشاد فرمائیے کہ کیا ثواب ہے آپؐ نے فرمایا جو اخلاص اور نیک نیتی سے صدقہ کرے گا اس کے لئے صدقہ جہنم سے حجاب یعنی رکاوٹ بن جائے گا۔''

تصدق کے فضائل پر اگر کئی دن قرآنی واحادیثی دلائل پیش کر کے ان کی شرح و تفصیل بیان کرتا رہوں' تو مجھ جیسے نالائق' طالب علم کے لئے تو ممکن ہی نہیں' البتہ کسی ماہر مفسر و محدث و واعظ و خطیب کے لئے بھی اس کے بیان کے لئے عمر دراز چاہیے۔

بحث طویل ہوگئی اگرچہ صدقات کی اہمیت کے پیش نظر اس قدر بیان تو میرے خیال میں ضروری تھا لیکن اس وقت عمداً آیت و حدیث کے بیان کا مقصد صدقات کے دنیوی خاصیات کا بیان ملحوظ خاطر تھا جس کے لئے اب وقت ہی نہ رہا۔ انشاء اللہ اگلے جمعہ مزید بیان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو نیک اعمال بالخصوص صدقات کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (آمین)